مسلم سماج کو درپیش نظریہ الحاد اور سائنسی ایجادات کے اثرات

Effects of scientific inventions and ideology of atheism needed by Muslim society

Muhammad Tahir Hussain
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore:
tahirhussainphd786@gmail.com

Irshad ul Hassan Ibrar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore:
irshad.abrar@yahoo.com

Abstract:
Humans evolve and try to adapt new aspects with their ease. That is the reason new inventions made their way to the world. It is also mentioned in Holy Quran such as ﴿أَفَلا يَتَدَبَّرُونَ﴾، ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾. Due to which few people made their way towards true guidance and some got mislead by it. At presently they are known as atheist. Atheism presents their logic on the basis of science. Science becomes globalized due to scientific inventions. People around the world are connected in a way that they are sitting next to each other. Therefore negative and positive effects are being compiled. Modern media is being dominated upon people due to science. In the name of religious education the misconception is being provoked from the use of such scientific discoveries. Hence the Muslim society is affected by it.

Keywords: *Atheism, scientific inventions\ discoveries, Muslim society, religious effect*

انسان وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، آئے روز اپنی بقاء اور آسانی کے لیے نت نئے پہلوؤں پر غور و فکر کرتا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر گزرتے زمانے میں نئی نئی ایجادات منظر عام پر آرہی

ہیں۔ جس غور و فکر کی دعوت اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ﴿أَفَلا يَتَدَبَّرُونَ﴾[1]، ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ﴾[2] بیان فرمایا۔ اسی غور فکر سے بہت سے لوگ ہدایت پاجاتے ہیں اور بعض گمراہ ہوجاتے ہیں۔ عصر حاضر میں ان لوگوں کو ملحد کہاجاتا ہے۔ الحاد سائنس کو اپنی بنیاد بناکر عقلی دلائل کو پیش کرتا ہے۔ سائنسی ایجادات کی بدولت سائنس نے دنیا کو گلوبل بنادیا ہے۔ دنیا کے ایک کونے پر بیٹھا انسان دوسرے کونے پر بیٹھے انسان سے ایسے مخاطب ہے گویا کہ آمنے سامنے ہو۔ جس سے سماج پر مثبت و منفی اثرات مرتب ہورہے۔ سائنس کی بدولت جدید ذرائع ابلاغ نے لوگوں پر اپنا تسلط قائم کررکھا ہے۔ انہی سائنسی ایجادات کو استعمال کرتے ہوئے مذہبی تعلیم کے نام پر گمراہی اور اشتعال انگیز مواد سے انتشار پھیلایا جارہا ہے۔ جس سے مسلم معاشرہ متاثر ہورہا ہے۔ مسلم سماج کو عصرِ حاضر میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ملحدین سائنسی ایجادات و انکشافات کو بنیاد بناکر مسلم سماج میں اسلامی تشخص کو پامال کرنے میں آئے روز نئے حربے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اس الحادی فکر کا مقابلہ اور مسلم معاشرے کو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے اسے نا صرف سمجھنا ضروری ہے بلکہ ان کو بے نقاب کرکے مدّلل انداز اپناتے ہوئے نظریاتی میدان میں رد کرنا بھی لازم ہیں۔

الحاد کی تعریف

الحاد کا مادہ ل،ح،د پر مشتمل ہے، جس سے کئی معانی ماخذ ہیں، "لحد" بمعنی قبر۔ صاحب لسان العرب لکھتے ہیں،

"واللُّحْد الشَّقُّ الذي يكون في جانب القبر موضِع الميت"[3]

"لحد قبر میں ایک جانب میت رکھنے کی جگہ ہوتی ہے۔"

لحد، يلحد، لحدا في الدين یعنی "مذہب سے پھر جانا، ملحد ہوجانا، دین میں طعن کرنا، جھگڑا کرنا اور احکام

---

[1] النساء۴:۸۲

[2] البقرۃ۲:۲۱۹

[3] الأفریقی، محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، ۱۴۱۴ھ، ۳:۳۸۸

خداوندی کو ترک کرنا،[4] دین سے پھرنا، دہریہ پن[5] کفر بے دینی کے معنی پائے جاتے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم صاحب تاج العروس لکھتے ہیں۔

"أشرك بالله تعالى،هاكذا في سائر النسخ التي بأيدينا ، ونقله المصنف في البصائر عن الزجاج ، والذي في أمهات اللغة : وقيل : الإلحاد فيه : الشك في الله ، قاله الزجاج ، هاكذا نقله في اللسان ، فلينظر أو ألحد في الحرم ظلم،وهو أيضا قول الزجاج أو ألحد في الحرم احتكر الطعام فيه،وهومأخوذ من الحديث عن عمر رضي الله عنه احتكار الطعام في الحرم إلحاد فيه"[6]

لفظ الحاد قرآن مجید میں کج روی، جائے پناہ اور انحراف کے معانی سے ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذابٍ أَلِيمٍ﴾[7]

"اور جو کوئی از راہ ظلم مسجد حرام میں کج روی اختیار کرے گا (ایسے سب لوگوں کو) ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

سورۃ الحج میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاتْلُ ما أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتابِ رَبِّكَ لا مُبَدِّلَ لِكَلِماتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدً﴾[8]

"اور آپ اس وحی کی تلاوت کیجیے جو آپ کے رب کی کتاب سے آپ کی طرف نازل کی گئی ہے، اس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے"

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْماءُ الْحُسْنى فَادْعُوهُ بِها وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمائِهِ سَيُجْزَوْنَ ما كانُوا يَعْمَلُونَ﴾[9]

"اللہ اچھے ناموں کا مستحق ہے اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں حق سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں، اس کا بدلہ وہ پا کر رہیں گے۔"

---

[4] لوئیس معلوف، المنجد، دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۹۴ء، ص:۹۱۴

[5] عبد الحفیظ، مصباح اللغات، مکبتہ رشیدیہ راولپنڈی، ۲۰۱۴ء، ص:۷۶۸

[6] زبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس، دار الکتب المورد، بیروت، س۔ن، ج۹، ص:۱۳۵

[7] الحج ۲۲:۲۵

[8] الکھف ۱۸:۲۷

[9] الأعراف ۷:۱۸۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحاد کے متعلق ارشاد فرمایا:

"حدثنا أبو اليمان ، أخبرنا شعيب ، عن عبد الله بن أبي حسين ، حدثنا نافع بن جبير ، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : أبغض الناس إلى الله ثلاثة ملحد في الحرم ومبتغ في الإسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ بغير حق ليهريق دمه."[10]

اس حدیث مبارکہ میں ملحد کا معنی ظلم کے مدمقابل استعمال ہوا ہے۔ الحاد کے مترادف الفاظ دہریہ اور زندیق بھی لغت کی کتابوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

الحاد کا عربی زبان میں انحراف یا راستے سے ہٹ جانا معنی لیا جاتا ہے۔ انگریزی میں کو Atheism کہا جاتا ہے جس کا اردو زبان میں لا مذہبیت یا لادینیت لیا جاتا ہے۔ عصر حاضر میں عموماً اس لفظ کا مصداق ایسے شخص کو ٹھہرایا جاتا ہے جو وجود خدا کا انکار کرے۔ ایک الحاد کی وہ تعبیر ہے جو اس عہد جدید کی پیداوار ہے جو انکار مذہب اور دہریت جیسے نظریات پر اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔

الحاد کا تاریخی پس منظر:

نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کے سامنے قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ[11] کہنا، فرعون کا فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى[12] کہنا نظریہ الحاد کی فکر کو تقویت دینے کے مترادف ہے، اللہ تعالی نے فرمادیا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا﴾[13]

اس واضح حکم کے باوجود بھی حق کا راستہ اختیار نہ کرے، قیامت کے دن عذاب کے لیے تیار رہے۔ انبیاء کرام کے زمانے میں الحاد و دہریت کا فروغ اس قدر نہیں ہوا جس قدر سترہویں صدی عیسوی میں باقاعدہ نظریہ کے طور پر شناخت ملی۔ ابتداء میں سائنس کی تحقیق کا مقصد تحقیقِ کائنات سے ہو کر سترہویں صدی عیسوی میں تسخیر کائنات تک جا پہنچا۔ حقیقت اعلیٰ کی تلاش ختم ہو گئی۔

انیسویں صدی میں جب چالس ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو قبولِ عام حاصل ہوا تو الحادی فکر ایک مذہب کی

---

[10] بخاری، محمدبن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہﷺ وسننه وأيامه ، دارالشعب قاہرة، ۱۴۰۷ھ، کتاب الديات، باب من طلب دم امرئ بغير حق، رقم الحديث: ٦٤٨٨

[11] البقرۃ ۲:۲۵۸

[12] النازعات ۷۹:۲۴

[13] فصلت ۴۱:۴۰

صورت اختیار کر گیا۔ جس کا بانی ڈارون تھا، اس مذہب کی مقدس کتاب نظریہ ارتقاء تھا، اس صدی سے الحاد کی ترویج کا آغاز ہوا، اس کے اثرات یورپ کے ساتھ ساتھ بشمول اسلامی معاشروں کے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔بظاہر یہ نظریہ ایک نظریے کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس نے الہامی ادیان جن کی بنیادوجود باری تعالی، رسالت، تصورِ آخرت جیسے عقائد پر ہے، ان پر براہ راست حملہ کیا۔ آج بھی یہ عیاں ہے کہ فکری میدان میں الحاد کو اسلام کے مقابلے میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی البتہ عیسائیت میں جزوی کامیابی حاصل ہوئی۔ جب مزید الحاد نے زور پکڑا تو بڑے بڑے ملحد مفکرین جیسے مارکس، اینجلز نے اکنامکس(Economists)، نٹشے ماہر فلسفہ(Philosopher)، ڈرخم ماہر عمرانیات(Sociologist) اور فرائڈ نے نفسیات(Psychologist) کے علوم کو الحادی بنیادوں پر منظم کیا۔ ہارون یحیٰ الحاد کی ترویج کے بارے میں ڈارون کا کردار بیان کرتے ہیں:

"The greatest support for atheism came from Charles Darwin who rejected the idea of creation and proposed the theory of evolution to counter it. Darwinism gave a supposedly scientific answer to the question that had baffled atheists for centuries: "How did human beings and living things came to be? This theory convinced a great many people of its claim that there was a mechanism in nature that animated lifeless matter and produced millions of different living species from it." (14)

الحاد کو سب سے زیادہ پزیرائی ماہر حیاتیات چارلس ڈارون سے ملی جس نے کائنات کی تخلیق کو رد کر کے اس کے مقابلے میں نظریہ ارتقاء پیش کیا، اللہ تعالی کے منکر سائنسدانوں میں ایک نام ۱۹۴۲ء میں انگلینڈ میں پیدا ہونے والے اسٹیفن ہاکنگ (Stephen William Hawking)[15] کا ہے، اسٹیفن ہاکنگ خدا کے بارے میں گفتگو کرتا ہے کہ "ہمیں خدا کے تصور کی ضرورت اس وقت تھی جب سائنس نے ترقی نہیں کی تھی اور ہم کائنات کی توجیہ کے لیے خدا کے تصور کا سہارا لیتے تھے۔ اب ہم سائنس کے نظریات و حقائق کو جانتے ہیں اس لیے ہمیں خدا کے ضرورت نہیں ہے۔"[16]

---

[14] Harun Yahya, The Fall of Atheism(Istanbul: Good Word Books, 2003),26.

[15] ۸ جنوری ۱۹۴۲ء آکسفورڈ میں پیدا ہوا، اوکسفرڈ فزکس کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے فلکیات کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی، کم و بیش آٹھ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۲۰۱۸ء میں وفات ہوئی۔ مزید تفصیلات کے لیے وزٹ کریں۔

https://en.wikipedia.org/wiki/Stephen_Hawking

[16] محمد، رفعت، اسٹیفن ہاکنگ کے نظریات کا تنقیدی جائزہ، تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ، ۲۰۱۸ء، ص ۳۲

"کائنات اور دنیا میں موجود حیات کی معرفت کے لیے ہمیں کسی خدا کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قدرت کے قوانین(Laws of Nature)ہمیشہ سے ہے اور وہی اس گرینڈ ڈیزائن کی علت ہے۔"[17]

سائنس اور مذہب میں باہمی تعلق:

سائنس اور مذہب کے باہمی تعلق کی نوعیت کو سمجھنا لازمی ہے، معاشرے میں ان دونوں میں سائنس کو بالاتر سمجھا جاتا کہ جیسا کہ نوجوان نسل یہ سوال گردِش عام ہے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے یا سورج گھومتا ہے۔ پھر اس میں سائنس کے مؤقف کو نظریاتی طور پر فوقیت دیتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سر سائنس تو یہ کہتی ہے آپ کا کیا خیال ہے؟ اس طرح کے کئی سوالات ہے جن سے محققین کو پردہ اٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ مقالہ نگار کی رائے کے مطابق سائنس اور مذہب کے درمیان کل اور جزو کا تعلق ہے۔ یعنی مذہب کل اور سائنس جزو، کئی سائنسدانوں کا نقطہ نظر بھی یہی ہے۔ چارلس سنگر[18] کا کہنا ہے:

"Science cannot deal with the whole at all, but only with abstractions with 'Departments of Scientific Inquiry'as we are accustomed to call them." [19]

اسی کی وضاحت کرت ہوئے سٹیفن نے بیان کرتا ہے:

"We [scientists] wouldn't know truth if it jumped up and bit us in the ass. We're probably fairly good at recognizing what's false, and that's what science does on a day-to-day basis, but we can't claim to identify truth."[20]

"ہم سائنس دان غالباً غلط نظریات (جھوٹ) کو پہچاننے میں بلکل ٹھیک ہوتے ہیں اور سائنس روزانہ کی بنیاد پر یہی کام تو کرتی ہے۔ تاہم (پُورے) سچ کو پہچاننے کا دعویٰ نہیں کر سکتے"

مذہب اور سائنس کی حدود کی بات کی جائے تو سائنس کی حدود مشاہدات، مفروضات، تجزبات کے بعد نتائج تک جا پہنچتے ہیں، سائنس ان نتائج کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنے سے قاصر ہے کہ اٹل ہے اس کے بعد کوئی اور نتیجہ پہلے سے موجود نتائج کو در نہیں کر سکتا۔ جبکہ مذہب کی بنیاد عقائد پر ہے جو روز اول خالق کائنات کی طرف

---

[17] جوہر، محمد دین، یورپی تصورِ حیات کا فکری ثمر: جدید الحاد ایک تعارف، کتاب محل لاہور، ۲۰۱۷ء۔ ص ۱۲۷

[18] Charles Joseph Singer (2 November 1876 – 10 June 1960) was a British historian of science, technology, and medicine .

[19] Charles Joseph Singer A Short History of Science to the Nineteenth Century, Streeter Press (March 15, 2007) p.4

[20] Dr.Steven M. Holland, University of Georgia Geology Professor, http://www.gly.uga.edu/railsback/1122sciencedefns.html , retrieved on 14-11-202

سے نہ بدلنے اٹل اصول ہیں۔

سائنس کا موضوع اعتقادی امور ہیں؟ چارلس سنگر اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"Science, of its nature, is incapable of accomplishing or even of attempting the task of resolving all the various discrepancies of thought into one whole"[21]

"سائنس اپنی نوعیت کے اعتبار سے سوچ کے تمام مختلف تضادات کو مجموعی طور پر حل کرنے کی مکمل طور پر اہلیت نہیں رکھتی"

امریکہ کے نوبل انعام یافتہ ماہر طبیعات رچرڈ فیمین[22] نے انتہائی اہم بات سادہ لفظوں میں بیان کر دی ہے۔

"Religion is a culture of faith; science is a culture of doubt."[23]

"مذہب ایمان کی ثقافت، جبکہ سائنس شک کی ثقافت ہے"

ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوتا ہے کہ سائنس کا فیصلہ اٹل نہیں ہوتا بلکہ آنے والے وقت میں غلط بھی ثابت کیا جاسکتا ہے۔ سائنس کو بنیاد بنا کر ہی الحاد شک و شبہات پیدا کرتا ہے۔

ملحدین کے نقطہ نظر کے مطابق پہلے زمانوں میں انسان کا علم محدود تھا اسی وجہ سے کائنات کی توجیہہ کا یہی تصور ملا کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے یعنی دن رات کا بدلنا، موسم کا تبدیل ہونا، افزائش نسل وغیرہ سارے نظام کو خدا چلا رہا ہے۔ محمد دین جوہر الحاد پر بیان کرتے ہیں۔

"جیسے پہلے انسان سمجھتا تھا کہ سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔ اس نے ایک خدا فرض کر لیا جو سورج کو نکالتا اور غروب کرتا ہے۔ جدید سائنس نے یہ ثابت کر دیا کہ سورج طلوع و غروب نہیں ہوتا بلکہ زمین گردش کرتے ہوئے اس کے سامنے آجاتی ہے اس وجہ سے اب اس خدا کو بھی ماننے کی ضرورت نہیں رہی جو سورج کو کنٹرول کر رہا ہے۔"[24]

سائنس کی ترقی کی وجہ سے جہاں جدید معلومات ملتی ہیں وہاں عقائد پر اثرات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا مچال اس کی کھلی دلیل ہے۔ اللہ تعالی کا انکار کرنے والے سائنس دان دراصل تخلیق اور طریقہِ تخلیق کو باہم مخلوط کر

---

[21]Charles Joseph Singer A Short History of Science to the Nineteenth Century, Streeter Press (March 15, 2007) p.391

[22] Richard Feynman,(1918- 1988)American Nobel-prize-winning physicist

[23] Richard Feynman : The Pleasure of Finding Things Out: The Best Short Works of Richard Feynman, Perseus Books Group, USA, 1999

[24]جوہر، محمد دین، یورپی تصورِ حیات کا فکری ثمر: جدید الحاد ایک تعارف، ص:۱۲۸

دیا ہے کسی شے کا طریقہ تخلیق کا علم ہو جانا اس بات کا مجاز نہیں کہ اس شے کا خالق کوئی نہیں۔ مولانا وحید الدین خان اس نظریے کی نفی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"یہ صحیح ہے کہ سائنس نے کائنات کے بارے میں انسان کے مشاہدے کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اس نے دیکھا دیا ہے کہ وہ کون سے فطری قوانین ہیں جن میں یہ کائنات جکڑی ہوئی ہے اور جس کے تحت وہ حرکت کر رہی ہے۔ مثلاً آدمی صرف یہ جانتا تھا کہ پانی برستا ہے۔ مگر اب سمندر کی بھاپ اٹھنے سے لے کر بارش کے قطرے زمین پر گرنے تک کا وہ پورا عمل انسان کو معلوم ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق بارش کا واقعہ ہوتا ہے۔ مگر ساری دریافتیں صرف واقعہ کی تصویر ہیں، وہ واقعہ توجیہ نہیں ہیں۔ سائنس یہ نہیں بتاتی کہ فطرت کے قوانین کیسے قوانین بن گئے، وہ کیسے اس قدر مفید شکل میں مسلسل طور پر زمین و آسمان میں قائم ہیں۔ اس صحت کے ساتھ قائم ہیں کہ ان کی بنیاد پر سائنس میں قوانین مرتب کیے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ فطرت جس کو معلوم کر لینے کی وجہ سے انسان یہ دعوی کرنے لگا ہے کہ اس نے کائنات کی توجیہ دریافت کر لی وہ محض دھوکا ہے۔"[25]

سائنس کائنات کی پیدائش اور اس نظام کے متعلق دعویٰ کرتی ہے مولانا نے اسے دھوکا قرار دیا ہے کیونکہ سائنس مکمل طور پر یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ تجربات کے بعد حاصل ہونے والا نتیجہ آخری ہے اور آنے والے وقتوں میں اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ سائنس نے جو کائنات کے بارے میں نظریہ پیش کیا ہے۔ اس کے بارے میں مولانا وحید الدین مثال دے کر نفی کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"یہ ایک غیر متعلق بات کو سوال کا جواب بنا کر پیش کرنا ہے۔ یہ درمیانی کڑی کو آخری کڑی قرار دینا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی مشین کے اوپر ڈھکن لگا ہوا ہو تو ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ وہ چل رہی ہے۔ اگر ڈھکن اتار دیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ باہر کا چکر کس طرح ایک اور چکر سے چل رہا ہے۔ اور وہ چکر کس طرح دوسرے بہت سے پرزوں سے مل کر حرکت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے سارے پُرزوں اور اس کی پوری حرکت کو دیکھ لیں۔ مگر کیا اس علم کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے مشین کے خالق اور اس کے سبب حرکت کا راز بھی معلوم کر لیا؟ کیا کسی مشین کی کارکردگی کو جان لینے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ خود بخود بن گئی ہے؟ اور اپنے آپ چل رہی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو کائنات کی کارگردگی کی

---

[25] وحید الدین، مولانا، مذہب اور جدید چیلنج، مکتبہ الرسالہ، دہلی، سن، ص: ۲۲

بعض جھلکیاں دیکھنے سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ یہ سارا کارخانہ اپنے آپ قائم ہوا اور اپنے آپ چلا جارہا ہے"[26]

نماز اسلام کا اہم رکن ہے، ہر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے، جو اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے ،جبکہ سائنسی ایجادات (یوگا، جم) کے تناظر میں نماز کو بطور جسمانی ورزش تصور کیا جاتا ہے، یعنی سائنس کے مطابق نماز کی ادائیگی سے انسانی جسم صحت و توانا رہتا ہے، نماز کے متعلق سائنسی نقطہ نظر بیان کیا جاتا ہے:

"Muslim prayers and yoga are as through them the same benefits, In terms of shape and utility of the movement.Even each prayer (namaz) positions-corresponding yoga position and the positions together "activate" all seven "chakras" (energy fields) in the body-as per yoga practices. Prayer is in the standing room section (Takbir and qiyam) qiyam and expected cut in standing yoga namaste (Mount position) called. Bowing is to the provision in yoga ardha Uttanasana. Prayer is like yoga varjasana until the last sitting. Balasana in Yoga are with Prostrate in Prayer until the movement very similar. It leaves the heart in a higher position than the brain, which increases flow of blood into upper regions of the body, especially the head and lungs. This allows mental toxins to be cleansed. This position allows stomach muscles to develop and prevents growth of flabbiness in the midsection. It maintains proper position of fetus in pregnant women, reduces high blood pressure,increases elasticity of joints and alleviates stress,anxiety,dizziness and fatigue. Islam as the Yoga and Salah have many similar movement of stretching and flexibility which may illuminate the lives of both the communities in positive manner."(27)

سائنسدان اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ نماز میں جس انداز سے اپنے جسم کی روزش کی جاتی ہے ورزش کا وہی انداز اپنا کر یوگا اور دوسری مشقوں میں بھی وہی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے جبکہ نماز کی بجائے یوگا وغیرہ میں لطف اندوز ہونے کا سامان بھی موجود ہے اور اس کے لیے نماز کی طرح مخصوص اوقات کی بھی ضرورت نہ ہے بلکہ اپنی آسانی کے پیشِ نظر جب جی چاہے اس ورزش کو کر کے جسمانی طور پر خود کو مضبوط رکھا جاسکتا ہے۔

---

[26] وحید الدین، مولانا، مذہب اور جدید چیلنج، ص:۲۳

[27] Osman İMAMOĞLU, Ahmet Naci DİLEK (2016), Common Benefits of Prayer and Yoga on Human Organism, International Journal of Science Culture and Sport (4),(2),ISSN:2148-1148, Doi:10.14486/IntJSCS587, Retrived form https://dergipark.org.tr/en/pub/intjscs/issue/24484/259508 https://www.sciencedirect.com/science/article/pii/S0010945217302381?via%3Dihub

الحاد کے اسباب:

دور حاضر میں الحاد کی جدید صورتوں کو وقتِ نظر سے تحقیقی تجزیہ کرنا بہت ہی اہم ہے، ملحدین کے پھیلائے گئے شبہات و اعتراضات کے اسباب پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے، یعنی یہ کن چیزوں کو بنیاد بنا کر شک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان میں درج ذیل اسباب سرِ ہر فہرست ہیں۔

مذہبی حالات، مادیت پرست، موروثیت، علوم کی عدم فراہمی و علم کی عدم توجہ، یورپ کی تقلید، نفس پرستی، فرقہ واریت، مذہب مخالف لٹریچر کا مطالعہ، دعاؤں کا قبول نہ ہونا، عقل پرستی، دین کی سائنسی تعبیرات کرنے کی کوشش، فلموں ڈراموں اور سوشل میڈیا کے فتنے جیسے کئی اسباب ہیں۔ زیر نظر مقالہ سائنسی ایجادات پر ہے اس لیے سائنسی اسباب کو ہی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

علوم کی عدم توجہ:

دین اسلام سے منہ پھیر کر لوگ الحاد کی طرف جا رہے ہیں تو اس کی ایک وجہ تحقیقی میدان میں ایسے علوم کو ترجیح اور توجہ نہ ہونا ہے۔ ہمارے تحقیق دانوں کا مرکز کوئی اور موضوعات ہیں۔

انٹرنیٹ:

مسلم معاشرے کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے مسلم مفکرین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نوجوان نسل کو لامذہبیت کی طرف لے جانے میں انٹرنیٹ بالخصوص سوشل میڈیا کا بنیادی کردار ہے، ان کو پلیٹ فارم بنا کر مذہب مخالفین دن رات مختلف قسم کے شکوک و شبہات کے جال پھیلائے ہوئے ہیں، جن سے کمزور ایمان اور نفسانی خواہشات کے نوجوان کو آسانی سے ان کا شکار ہو جاتا ہے۔ حافظ محمد زبیر ایک حقیقی واقعہ بیان کرتے ہیں:

"انجینئرنگ کے ایک طالب علم میرے پاس آئے اور بات کا آغاز کچھ اس طرح کیا کہ سر میں مذہبی ہوں اور مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں، میں نت چار سال مسجد میں آذان دی ہے اور میں ابھی بھی ظہر کی نماز ادا کر کے آرہا ہوں، مجھے کائنات کے بارے میں جاننے کو شوق ہوا تو میں نے "کوسموس"[28] کے نام سے ایک ٹی۔ وی سیریز

---

[28] کارل ایڈورڈ ساگان 4 نومبر 1934 میں امریکہ میں پیدا ہوا، یہ ملحد امریکی فلکیات دان، فلکی حیاتیات دان اور ادیب تھا۔ اس نے ایک ٹی۔ وی سیریز بنائی جس میں کائنات کے آغاز سے آج تک کے کئی سائنسی نظریات کو اپنا موضوع بنایا ہے۔
https://tubitv.com/series/4717/cosmos-a-spacetime-odyssey

دیکھی کہ جس نے خدا کے بارے کچھ تشویس میرے ذہین میں کر دی ہے۔"[29]

سوشل میڈیا پر آج بھی ایسے گروپس موجود ہیں جن کا مقصد الحاد و دہریت کو پھیلانا ہے۔ان کے نام اور لنک درج ذیل ہیں:

- The ExposingReligion Network[30]
- We Fucking Love Atheism[31]
- The Thinking Atheist[32]
- Working class atheists[33]
- Atheism[34]

ان تمام پیجز کے صارفین لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور ان کا ٹارگٹ نوجوان طبقہ ہے جنہیں دین سے برگشتہ کر کے لادین بنانے کی کوششوں میں مصروف عمل ہیں۔

یورپ کی تقلید:

مسلمان اپنے رہن سہن اور رسم و رواج میں مغرب سے متاثر ہو ہی رہیں ہیں لیکن صد افسوس اب نظریاتی تقلید شروع کر دی ہے۔بعض مسلمان جو دین اسلام کی مخالفت کرنے لگتے ہیں ان کی مخالفت ان کی تحقیق نہیں ہوتی بلکہ یورپ کی اندھی تقلید کا اثر ہوتا ہے، حلال و حرام کا فرق بول کر ان کے نزدیک ترقی کا ایک ہی ذریعہ ہے جس پر یورپ کی اقوام گامزن ہیں۔ محمد سلیم کیانی لکھتے ہیں:

بعض مسلمان جو مذہب کی مخالفت کرنے لگتے ہیں ان کی مخالفت کسی گہری سوچ وبچار کا نتیجہ نہیں بلکہ یورپ کی اندھی تقلید کی پیداوار ہے ان کے نزدیک ترقی و کمال کی واحد راہ یہی ہے جس پر یورپ کی اقوام غالب گامزن ہیں،انہوں نے مذہب سے پیچھا چھڑا لیا ہے اس لیے ہمیں بھی مذہب کی پیروی ترک کر دینی چاہیے،ورنہ یہ لوگ ہمیں وحشی اور رجعت پسند ہونے کا طعنہ دیں گے۔بد قسمتی سے ہم بھول جاتے ہیں کہ یورپ کے علماء میں بھی مذہب دشمنی کے متعلق نہ پہلے کبھی مکمل اتفاق رائے موجود تھا اور اب موجود ہے بلکہ بعض چوٹی کے علمائے یورپ جو الحادی تہذیب سے بیزار ہیں اس حقیقت کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ مذہب انسان کی ناگزیر نفسیاتی اور عقلی ضرورت

---

[29] ڈاکٹر، زبیر، محمد، وجود باری تعالی فلسفہ، سائنس اور مذہب کی روشنی میں، دارالفکر اسلامی، ۲۰۱۷ء، ص:۱۰۰

[30] https://www.facebook.com/Top10AtheistPages/

[31] https://www.facebook.com/WFLAtheism

[32] http://www.facebook.com/pages/The-Thinking-Atheist/302201620116

[33] http://www.facebook.com/workingclassatheists

[34] http://www.facebook.com/AtheismFTW

ہے۔"[35]

سوشل میڈیا پر دیکھائی گئی دنیاداری سے مادیت پرستی کی طرف رغبت ملتی ہے، انسان عموماً مشاہدات سے ہی متاثر ہوتا ہے، جب دولت ہی آخری منزل ہو تو انکار خدا کا نظریہ با آسانی اذہان میں نفوذ پذیر ہو جاتا ہے۔ اسی اندھی تقلید سے متعلق ڈاکٹر محمد اقبالؒ کا نقطہ نظر جانا جائے تو وہ کچھ یوں رقمطراز ہیں:

پرورش پاتا ہے تقلید تاریکی میں
مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق[36]

فرقہ واریت:

مسلم معاشرے میں الحاد کی طرف رجحان کی ایک وجہ فرقہ واریت بھی ہے۔ مذاہب تقسیم در تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اگر پاکستان میں فرقہ واریت کی شرح کو دیکھا جائے تو بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔

نو مسلم یا مسلم نوجوان مذہب کو قبول تو کرنا چاہتا ہے لیکن جب وہ اس تقسیم کو دیکھتا ہے کہ مسلمان ہی ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں تو خود تردّد کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے مدمقابل الحاد میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں، کوئی شدت پسندی نہیں تو وہ بھی ان مذاہب سے جان چھڑا کر الحاد کو پسند کرتا ہے۔ یہی فرقہ بندی کی وجہ سے عیسائیت کے معاشرے میں بھی لامذہبیت کی بنیاد رکھی اور کئی عیسائی ملحد ہو گئے۔

عیسائیت مین باہمی فرقہ وارانہ فضانے بھی الحاد کے فروغ میں ایک اہم محرک کے طور پر اپنا کردار ادا کیا، نشاۃ ثانیہ سے قبل عیسائی علماء کی محفلوں کے موضوع عجیب و غریب اور عملی زندگی سے غیر متعلق موضوعات ہوا کرتے تھے، ان مباحث پر ہونے والے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے باہمی اختلافات محض علمی اختلافات نہیں بلکہ تنازع کی شکل اختیار کر چکے تھے اور دونوں فرقے ایک دوسرے باہم برسرپیکار ہو چکے تھے، جب کبھی جس فرقے کے ہاتھ میں طاقت آتی وہ دوسرے فرقے کو کچلنے کی کوشش کرتا، یہ معاملہ دسویں صدی عیسوی سے قرون وسطی تک جاری رہا۔"[37]

---

[35] کیانی، سلیم، محمد، اسلام اور جدید ذہین کے شبہات، میٹرو پرنٹرز لاہور، ۱۹۸۱ء، ص ۱۶

[36] علامہ، محمد اقبال، ڈاکٹر، مردِ بزرگ، ضربِ کلیم، کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس، لاہور، ۱۹۴۴ء۔

[37] شارق، محمد، الحاد اور جدید ذہن کے سوالات، الحاد ایک تعارف، کتاب محللاہور، ۲۰۱۷ء، ص ۹۰۔

عیسائی مذہب میں الحاد کو کامیابی کی اصل وجہ فرقہ واریت ہی تھی جس کی وجہ سے عیسائی مذہب رکھنے والے کثیر تعداد میں ملحد ہو گئے ہیں۔

مسلم معاشرے میں الحاد کے سدِباب کے لیے تجاویز و سفارشات:

الحاد کے ماننے والوں کو سوفسطائیت کا طعنہ دے کر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں کیونکہ الحاد کو اب سائنس اور ٹیکنالوجی کا سہارا حاصل ہے، سائنس نے زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے، جس بنا پر لوگوں کا سائنس اور سائنسدانوں پر اس قدر اعتماد پیدا ہو چکا ہے کہ عصر حاضر میں علم کا سب سے بڑا ماخذ سائنس کو ہی مانا جاتا ہے، دوسری طرف مشتشرقین سائنسدانوں کے مذہب پر اعتراضات کی کثیر تعداد نے لوگوں میں تشویش کا سماں بنا دیا ہے، جس کی بدولت الحاد ایک مضبوط ترین نظریے کے طور پر ابھر رہا ہے، اس کو محض بُرا کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا بلکہ علمی میدان میں عقل و برہان اور ثبوت و دلائل کے ساتھ الحاد کو رد کرنے اور مذہب کی افادیت کو ثابت کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ چند ایک تجاویز درج ذیل ہیں:

- دعوت دیتے ہوئے:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾[38]

کے اصول کو ملحوظ خاطر کو رکھا جائے تا کہ مخاطب جس قدر حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ دعوت دے گا اس کا اثر اس قدر مثبت ہو گا۔

- دور حاضر میں معاشرے پر سائنسی اثرات ہونے کی وجہ سے عقلی دلائل پر یقین رکھتے ہیں، کسی کو بھی اپنے نظریات کے حوالے سے قائل کرنے لیے عقلی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے، انہی دلائل کا صحیح استعمال کر کے الحاد کو رد کیا جائے جیسے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر دلائل بیان فرمائے ہیں:

﴿أَفَلا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾﴿وَإِلَى السَّماءِ كَيْفَ رُفِعَتْ﴾﴿وَإِلَى الْجِبالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾[39]

"کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بنایا گیا ہے، اور آسمان کو کہ وہ کیسے بلند کیا گیا ہے، اور

---

[38] النحل ۱۶:۱۲۵

[39] الغاشیۃ ۸۸:۱۹،۱۸،۱۷

پہاڑوں کو کہ وہ کیسے غضب کیے گئے ہیں۔"

یہ ساری عقلی دلائل ہین جن کو اللہ تعالی کے انکار کرنے والون کو مخاطب کرکے ارشاد فرمائی گئی ہیں۔یہی طریقہ استدلال ہے جو قرآن کریم سے مستعمل ہے،سامعین کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

- بات کرتے ہوئے مخاطب کی نفسیات کو سمجھنا اتنا ہی ضروری ہے، جیسے ڈاکٹر کا مریض کے مرض کا جاننا، کیونکہ جب تک اصل وجہ کا علم نہیں ہو گا تو بحث کرنا فضول اور لاحل ہو گا۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ حضرات جو کسی سبب کی بنیاد پر الحاد کے شکار ہو گئے ہیں ہر ایک کو اس کی نفسیات کے مطابق ہی الحاد سے محفوظ رکھنے کی کوششوں کو بروئے کار لایا جائے۔
- دعوت دیتے ہوئے وقت کی نزاکت اور موقع کی مناسبت کا خاص خیال رکھا جائے، تاکہ جس سے مخاطب ہیں وہ اکتاہٹ محسوس نہ کرے اور پُر سکون ہو کر بات کی جائے۔
- حکومتی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو الحاد پھیلانے والے عوامل کی نشاندہی کرکے سزا دی جائے اور انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا موجود گروپس کو بلاک کیا جائے۔
- جو لوگ موروثیت کی وجہ سے الحاد کا شکار ہو جاتے ہیں ان کے آباؤ اجداد کو بُرا بھلا کہنے کی بجائے ان کے الحادی نظریات کو مصلحت کے مدّلل جوابات سے قائل کیا جائے۔
- الحاد کا رد کرتے ہوئے اسلامی عقائد اور افکار کو عقلی بنیادوں پر پیش کیا جائے۔
- الحاد کے نظریات سے متاثرہ افراد کے اعمال پر کڑی نظر رکھی جائے،ان کے تعلقات دیکھے جائیں کہ یہ کن کن امور میں شامل ہے تاکہ ان کی روک تھام کی جاسکے۔

نتائج البحث:

دور حاضر میں کوئی ایسا مسلم معاشرہ نہیں جس میں نظریہ الحاد نہ پہنچا ہو، کہیں ظاہری اور کہیں باطنی طور پر پایا جاتا ہے، اگرچہ الحاد کئی اقسام میں پایا جاتا ہے لیکن ان کا مقصد ایک ہی ہے کہ خدا اور مذہبی تعلیمات کا انسانی زندگی میں کوئی دخل نہ ہو، کھالے پی لے ،میرا جسم میری مرضی ،کل کس نے دیکھا وغیرہ جیسے سیکولرزم کے کئی نعرے جن کے مقصد کو نظر انداز کئے بغیر تسلیم کیا جاتا ہے جب ان کے اثرات منظر عام پر آتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے، نظریہ الحاد پہلے پرنٹ میڈیا کے ذریعے اشاعت میں مدد لیتا رہا اب بڑی

تیزی سے انٹرنیت کے ذریعے اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ نا صرف اپنے عقائد کو بچانے کے لیے ہر ممکنہ کوشش کی جائے بلکہ اپنی نئی نسل تک دین کا درست فہم پہنچانے اور ان کی صحیح تربیت کے لیے ضروری ہے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے اور ہر میدان میں اس کو مدّلل انداز سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔